## 50016 ـ كيا بنك سے قرض حاصل كرنے ميں كسى شخص كا ضامن بننا جائز ہے ؟

**سوال**

بنك سے قرض حاصل كرنے ميں كسى بهائى كا ضامن بننے ميں اسلام كا حكم كيا ہے ؟

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

اگر تو قرض سودى ہو ( جيسا كہ اكثر بنكوں ميں ہوتا ہے ) يعنى اس طرح كہ بنك اس قرض پر فائده لے تو پهر آپ كے ليے قرض حاصل كرنے والے كا ضامن بننا جائز نہيں، كيونكہ اس ميں بنك اور قرض حاصل كرنے والے دونوں كا سود ميں تعاون ہے جسے اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے حرام كيا ہے اور اس كى حرمت پر مسلمانوں كا اجماع ہے.

مستقل فتوى اور علمى ريسرچ كميٹى كے علماء كرام سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

سودى بنك سے قرض حاصل كرنے والے كى كفالت ( ضامن بننا ) كرنے كا كيا حكم ہے؟

كميٹى كا جواب تها:

جب واقع ايسا ہى ہو جيسا كہ بيان كيا گيا ہے كہ بنك قرض پر فائده لے اور پهر مينجر يا اكاؤنٹنٹ اور نہ ہى خزانچى كے ليے اس كا تعاون كرنا جائز نہيں كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم گناه اور دشمنى و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو المائدة ( 2 )

اور اس ليے كہ حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سود خور اور سود كهلانے اور اسے لكهنے والے اور اس كے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائى ہے اور فرمايا يہ سب برابر ہيں"

ديكهيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ( 13 / 410 ).

والله اعلم .